کتاب العقائد (مختصر)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

⊙ ''تکلیف مالا یطاق'' کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

❀ وہ نئے مسائل جن میں تابعین کرام نے کوئی بات نہیں کی، ان میں ایک ''تکلیف مالا یطاق'' کا مسئلہ ہے، یہ بعد والوں کی بدعت ہے، اسلافِ اُمت نے اس طرح کی عبارات کا انکار کیا ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تکلیف مالا یطاق کا استعمال بدعت ہے، جیسے یہ کہنا بدعت ہے کہ انسان اپنے اعمال میں مجبورِ محض ہے، اسلاف، ائمہ امت کا اجماع ہے کہ ایسی عبارات کا استعمال ممنوع ہے، ایسا کرنے والوں کی مذمت کی جائے گی۔''

(درء تعارض العقل والنقل:65/1)

اہل سنت کے نزدیک ''مالا یطاق'' (بس میں نہ ہونا) دو طرح کا ہے:

۱۔ مکلّف کا کسی کام سے عاجز ہونا، مثلاً: اندھے کو لکھنے اور کتاب پر نقطے لگانے کا کہا جائے، اللہ تعالیٰ نے ایسی تکلیف کسی کو نہیں دی۔

۲۔ دوسرے کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے کام نہ کرنا، یہ ناممکن نہیں، نہ ہی آدمی اس سے عاجز ہوتا ہے، تو شریعت انسان کو اس کا مکلّف ٹھہراتی ہے، جیسے کافر کو حالتِ کفر میں اسلام

قبول کرنے کا مکلّف قرار دیا گیا ہے۔

ان دونوں معاملات میں فرق روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

⊙ افعال باری تعالیٰ میں حکمت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

❀ کسی کام کا انجامِ صالح حکمت کہلاتا ہے، عقل و نقل، فطرت اور اجماع سب اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اللہ کے افعال حکمت پر مبنی ہیں۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ حکیم ہے، کوئی کام عبث، لایعنی اور بغیر مصلحت کے نہیں کرتا، حکمت ہی کسی کام کا مقصود ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ہر فعل بلیغ حکمت پر مبنی ہے، اس کے اسباب بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتے، اللہ اور اس کے رسول کا کلام بے شمار مواقع پر اس کی وضاحت کرتا ہے۔'' (شفاء العليل 87/2)

⊙ کیا تقدیر پر ایمان ضروری ہے؟

❀ تقدیر پر ایمان ان چھ ارکان میں سے ہے، جن کے بغیر آدمی مومن نہیں ہو سکتا، ائمہ اہل سنت کہتے ہیں کہ تقدیر ہر چیز کی تخلیق سے پہلے موجود تھی، تقدیر اشیاء کے وجود سے قبل ان کے بارے میں علم اور تخلیق سے قبل انہیں لکھ دینے کا نام ہے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس نے تقدیر کا انکار کیا، اس نے اسلام کا انکار کر دیا، یقیناً اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے، ان کی زندگیاں، رزق، نقصان اور عافیت تقدیر کے ساتھ تقسیم کی

ہیں۔''

(القدر للفريابى:295،وسنده صحيح)

⊙ تقدیر پر ایمان کے مراتب کتنے ہیں؟

❀ تقدیر کے چار مراتب ہیں، ان کے بغیر ایمان بالقدر مکمل نہیں۔

تقدیر پر ایمان کے دو درجے ہیں، ہر درجہ کے دو مراتب ہیں:

پہلا درجہ :

ازل سے ہی اللہ کے علم میں ہے کہ مخلوق کیا کرنے والی ہے؟ وہ مخلوق کے افعال، نیکی، بدی اور رزق وحیات کو جانتا ہے، یہ سب کچھ اس نے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے۔

دوسرا درجہ :

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مشیئت پر ایمان رکھا جائے ، اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، زمین وآسمان میں جو کچھ ہو رہا ہے اللہ کی مشیت سے ہو رہا ہے۔

بندے حقیقی فاعل ہیں، اللہ بندوں کے افعال کا خالق ہے، نیک و بد مومن و کافر بندہ خود ہوتا ، کیوں کہ بندوں کو اپنے اعمال پر قدرت و ارادہ دیا گیا ہے۔ البتہ اس قدرت اور ارادہ کا خالق بھی اللہ ہی ہے۔

اب ہر مرتبہ کی تفصیل ملاحظہ ہو:

ا۔ مرتبہ علم

اس مرتبہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ازل سے ہر چیز کا علم رکھتا ہے، اجمالا

بھی اور تفصیلا بھی۔

۲۔ مرتبہ کتابت.

تمام مخلوقات کی تقدیر لوح محفوظ میں لکھ دی ہے، رزق اور عمر وغیرہ کی تقدیر دو اقسام پر ہے، ایک وہ جو لوح محفوظ میں لکھ دی گئی، یہ تو نہیں بدلتی، دوسری جو فرشتوں کو بتلائی گئی ہے، یہ مختلف حالات میں بدل جاتی ہے، مثلا صدقہ کرنے سے، دعا کرنے سے وغیرہ۔

۳۔ مرتبہ ارادہ ومشیت

تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت چلتی ہے، جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے، جو نہ چاہے، نہیں ہوتا۔

۴۔ مرتبہ تخلیق وایجاد

اللہ ہر چیز کے خالق ہیں، حتی کہ بندوں کے افعال کے بھی، کائنات میں ہر چیز کا خالق اللہ ہے۔

⊙ گناہ میں تقدیر کو حجت بنایا کیسا ہے؟

❀ گناہ کے ارتکاب پر تقدیر کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا، ابلیس نے جب حکم الٰہی سے انحراف کیا تو تقدیر ہی کو دلیل بنایا تھا، تقدیر کو دلیل بنانے والے منکرین تقدیر سے بھی بدتر ہیں، اس امت کے مجوسی ہیں، اسلاف امت میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کے احکام بیان کر دیئے ہیں، حلال وحرام کی وضاحت کی

ہے، تا کہ اس کے ذریعے مخلوق پر اپنی حجت تمام کرے۔ تقدیر پر ایمان لایا جائے گا، اسے دلیل نہیں بنایا جائے گا۔

⊙ تقدیر میں غور وخوض کیسا ہے؟

❀ شریعت اسلامیہ تقدیر میں زیادہ غور وخوض سے منع کرتی ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے، جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں رکھا ہے اور بندوں سے چھپایا ہے، اسے کریدنا شاہراہِ اسلام سے انحراف کا سبب بنتا ہے، جو لوگ تقدیر میں بحث کرتے ہیں، ان کے پاس اس کا علم نہیں ہوتا۔''

میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

چار چیزوں کو زیر بحث مت لائیں:

۱۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۲۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۳۔ علم نجوم ۴۔ تقدیر

(مساوئ الاخلاق للخرائطي: 795، وسندهٗ حسنٌ)

اسمائے حسنی

⊙ جو اسمائے حسنیٰ کو مخلوق کہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

❀ کافر ہے، اللہ تعالیٰ کے نام مخلوق نہیں ہیں، اس لیے اگر کوئی اسمائے حسنیٰ میں سے کسی کے ساتھ قسم کھائے تو وہ قسم منعقد ہو جائے گی، اس پر کفارہ لازم ہے، اگر کفارہ نہیں دے گا تو گناہ گار ہوگا۔

❀ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں الحاد سے کیا مراد ہے؟

❀ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں الحاد یہ ہے کہ ان کا یا ان کے حقائق و معانی کا انکار کر دیا جائے، یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں:

ا۔ کسی نام کا انکار کر دینا، یا صفات کے معانی تسلیم نہ کرنا، جیسا کہ معطلہ کرتے ہیں۔

۲۔ انہیں مخلوق سے تشبیہ دینا۔ جیسا کہ مشبہہ نے کیا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کا اپنی طرف سے کوئی نام رکھ دینا، اللہ کے نام توقیفی ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں پر بتوں کے نام رکھنا، جیسے اللات، الالٰہ سے، العزی، العزیز سے مشتق کیا گیا ہے۔

⊙ اسمائے حسنٰی کے معانی کے علم کا فائدہ؟

❀ ایمان کا لازمی جزو ہے، ان اسماء کے معانی کی معرفت سے اللہ کا ڈر اور تقوی پیدا ہوتا ہے۔ ایمان بڑھتا ہے۔ مثلا: ایک شخص جو جانتا ہے کہ اللہ علیم ہے، ہر چیز کا علم رکھتا ہے تو گناہ کرتے وقت یہ بات اس کے ذہن میں رہے گی، یوں وہ گناہ سے بچ جائے گا۔

⊙ اللہ تعالیٰ پر ایمان کیا ہے؟

❀ اللہ تعالیٰ کے وجود، الوہیت، ربوبیت اور اسماء وصفات کو ماننا۔

توضیح:

اللہ تعالیٰ کی محبت اور تعظیم میں عبادت کرنا، اسے شریک و مماثل سے پاک سمجھنا اور اس کی ذات کو عیوب و نقائص سے منزہ جاننا، نیز یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ کسی کا محتاج نہیں، سب اسی کے محتاج ہیں، وہ ذات و صفات کے اعتبار سے باکمال اور بلند

ہے، اسے کبھی عدم تھا نہ کبھی زوال ہوگا۔

اس کا علم کامل اور اجمالا وتفصیلا ہر چیز کو محیط ہے، وہ ساری کائنات کا واحد منتظم ہے، غنی ہے، عظمت وجلال اور کبریائی والا ہے، اس جیسی کوئی شے نہیں، اس نے کسی کو جنم دیا نہ کسی نے اسے جنم دیا۔ وہ اول ہے، اس سے پہلے کوئی شئ نہیں۔ اس کے حسن وخوبی والے نام ہیں اور اس کی صفات با کمال ہیں۔

⊙ ایمان کیا ہے؟

❀ اہل سنت والجماعت متفق ہیں کہ ایمان دل سے تصدیق، زبان سے اقرار اور اعضاو جوارح کے ساتھ عمل کا نام ہے، مرجئہ کہتے ہیں کہ ایمان صرف زبان سے کہہ دینے کا نام ہے، جہمیہ کا خیال ہے کہ ایمان صرف معرفتِ قلبی کو کہتے ہیں۔

⊙ کیا ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے؟

❀ اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ایمان میں کمی وبیشی ہوتی ہے، نیکی اور تقویٰ سے بڑھتا ہے، نیکی نہ کرنے اور فسق و فجور میں مبتلا ہونے سے کم ہوتا ہے، مرجئہ کہتے ہیں کہ ایمان میں کمی وبیشی نہیں ہوتی، گناہِ کبیرہ کا مرتکب بھی کامل الایمان ہوتا ہے۔

⊙ کیا اعمال ایمان میں داخل ہیں؟

❀ اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں۔

⊙ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفات جلیلہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

❀ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفات عالیہ توقیفی ہیں، اس کا مطلب ہے کہ ان کا اثبات اور نفی کتاب وسنت کے دلائل پر موقوف ہے، عقل کی کوئی مجال نہیں، انہیں

ظاہری معنیٰ پر رکھا جائے، ظاہری اور حقیقی معنیٰ سے پھیرنا نبی کریم، صحابہ کرام اور ائمہ مسلمین کی مخالفت ہے، حقیقی معنیٰ چھوڑ کر مجازی معنیٰ کی طرف جانا اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے، یہ معنیٰ کے اعتبار سے محکم یعنی ان کا معنیٰ واضح ہے اور حقیقت کے اعتبار سے متشابہہ ہیں، یعنی ان کی حقیقت واضح نہیں، حقیقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، صفاتِ باری تعالیٰ پر تحریف، تعطیل، تکییف اور تمثیل کے بغیر ایمان لانا ضروری ہے، نیز اسماء و صفات کی کیفیت بیان کرنا اور احاطہ کرنا ممکن نہیں۔

⊙ توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟

❀ توحید کی تین قسمیں ہیں، ① توحید الوہیت، اسے توحید عبادت بھی کہتے ہیں۔ ② توحید ربوبیت ③ توحید اسماء وصفات

⊙ توحید الوہیت کیا ہے؟

❀ توحید عبادت یا توحید الوہیت، یہ توحید ربوبیت کو بھی شامل ہیں، کیونکہ کوئی انسان اللہ وحدہٗ لاشریک کی اس وقت تک عبادت نہیں کر سکتا جب تک اس کے رب ہونے کا اقرار نہ کر لے، یہی توحید عبادت، توحید اسماء وصفات کو بھی شامل ہے، کیونکہ کوئی انسان اس وقت کسی کی عبادت نہیں کر سکتا، جب تک اُسے عبادت کا اہل اور مستحق نہ جان لے، یہ بات اسمائے حسنیٰ اور صفات باری تعالیٰ سے معلوم ہوتی ہے، جس اللہ کے یہ نام اور صفات ہیں، وہی عبادت کا اکیلا حق دار ہے، درحقیقت توحید ربوبیت ہی توحید اسماء وصفات ہے۔

⊙ توحید ربوبیت کیا ہے؟

❀ اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کا اکیلا خالق ہے، اسی کی بادشاہت ہے، ہر چیز

پر اس کا حکم چلتا ہے، وہ اکیلا ہے اور ہر ایک کے معاملات کی تدبیر کرتا ہے، یہ اعتقاد رکھنا توحید ربوبیت ہے۔

⦿ حقیقی اہل سنت والجماعت کون ہیں؟

❀ جو قرآن و حدیث کو سلف صالحین اور ائمہ مسلمین کے فہم اور منہج کے مطابق سمجھتے اور اپناتے ہیں، بعض لوگ خود کو اہل سنت تو کہتے ہیں، مگر وہ محدثین کے متفقہ عقائد واعمال سے منحرف ہیں، بیسیوں عقائد واعمال میں اجماع کے مخالف ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے اجتہادات اور محدثین کا فہم معتبر نہیں، انہوں نے طائفہ منصورہ محدثین کے مقابلے میں ایک انسان کو لا کھڑا کیا ہے، حلال وحرام اور جائز و ناجائز میں حکم الٰہی کے بجائے اس کا فیصلہ مانتے ہیں، دوستی اور دشمنی کا معیار بھی ان کا وہی ہے، قرآن و حدیث کی واضح نصوص کی دوراز کار تاویلیں کرتے ہیں۔ نصوص شرعیہ کو خواہشات کا تختہ مشق بناتے ہیں۔ سنتوں کے دشمن اور بدعتوں کے شیدائی ہیں، ان کے عقدی اور عملی منہج میں واضح بگاڑ ہے، اہل حق اہل حدیث کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں، ایسے لوگ اہل سنت میں سے نہیں ہیں۔

⦿ تحریف کیا ہے؟

❀ شرعی دلیل میں لفظی اور معنوی اعتبار سے بگاڑ لانا۔

⦿ تعطیل کیا ہے؟

❀ جس پر ایمان لانا فرض ہے، اس کا انکار کرنا۔

❁ تکییف کیا ہے؟

✿ صفات باری تعالیٰ کی کیفیت تو بیان کرے، مگر کسی ہم مثل کے ساتھ مقید نہ

کرے۔

⊙ تمثیل اور تشبیہ میں کیا فرق ہے؟

❀ تشبیہ، تمثیل کی طرح ہے، کبھی کبھی ان دونوں میں فرق کیا جاتا ہے، تمثیل یہ ہے کہ یہ چیز اس چیز کے ساتھ من کل الوجوہ (ہر وصف) میں برابر ہے، تشبیہ یہ ہے کہ ایک چیز دوسری چیز سے بعض صفات میں برابر ہو۔

⊙ اللہ تعالیٰ کی کتنی صفات ہیں؟

❀ اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات ہیں۔

⊙ اشاعرہ اور معتزلہ صفات باری تعالیٰ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟

❀ اشاعرہ اور معتزلہ صفات باری تعالیٰ میں راہ صواب سے ہٹے ہوئے ہیں، ان میں جزوی تعطیل پائی جاتی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی صرف سات صفات زندگی، علم، قدرت، کلام، ارادہ، سمع اور بصر مانتے ہیں، باقی سب میں تاویل کرتے ہیں۔

⊙ اللہ تعالیٰ کہاں ہیں؟

❀ ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر بلند ہیں۔

⊙ فرشتوں کے منکر کا شرعی حکم کیا ہے؟

❀ کافر ہے۔

⊙ آخرت پر ایمان سے کیا مراد ہے، نیز اس کا منکر کون ہے؟

❀ مرنے کے بعد کے احوال و واقعات جو قرآن وحدیث میں بیان ہو چکے ہیں، ان پر ایمان لانا آخرت پر ایمان کہلاتا ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔

⊙ قیامت کے منکر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

❀ تمام سماوی ادیان اور اجماعِ مسلمین میں اس کا ثبوت ہے، جو اس کا منکر ہو، یا اس کے واقع ہونے میں شک کرے، وہ کافر ہے۔

⊙ کیا پہلی شریعتیں منسوخ ہیں؟

❀ جی ہاں! شریعتِ محمدیہ نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

⊙ قرآن مجید کے متعلق کیا عقیدہ ہونا چاہئے؟

❀ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا منزل کلام ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے حروف وصوت کے ساتھ کلام کیا ہے، قرآن کریم کی ابتدا اسی سے ہوئی اور اسی کی طرف لوٹ جائے گا، کلام اللہ کی صفت ہے، اللہ تعالیٰ کی صفات مخلوق نہیں، نیز قرآن مجید اللہ رب العزت کا علم ہے، اس کی مخلوق نہیں، اللہ سے صفتِ کلام کی نفی درحقیقت صفت تخلیق کی نفی ہے، قرآن اللہ تعالیٰ کا امر ہے، اس کا امر اس کی مخلوق نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں امر اور مخلوق کو الگ الگ ذکر کیا ہے۔

⊙ عذابِ قبر حق ہے؟

❀ عذابِ قبر حق اور ثابت ہے، قرآن و حدیث اور اجماعِ امت میں اس کا ثبوت ہے، یہ آخرت کا معاملہ ہے، اسے دنیوی امور پر قیاس نہ کیا جائے، یہ ایسے ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا تقاضا ہے، عقل اور حواس سے ماورا ہے، بعض معتزلہ وغیرہ اس کے منکر ہیں، اس کا منکر ضال اور مضل ہے۔ مومنوں کو قبر میں جنت کی نعمتیں ملیں گی۔

⊙ روزِ قیامت ترازو قائم ہوگا؟

❀ روزِ قیامت بندوں کے اعمال کا وزن کرنے کے لیے ترازو قائم ہوگا، یہ

حقیقی ترازو ہوگا، اس کے دو پلڑے اور ایک ڈنڈی ہوگی، معتزلہ کا عقیدہ ہے کہ یہ ترازو حقیقی نہیں، بلکہ اس سے مراد عدل ہے،ان کا یہ عقیدہ سرا سر قرآن وحدیث،اجماع اور ائمہ مسلمین کے خلاف ہے۔

⊙ ولی کون ہوتا ہے؟

❀ ہر مومن ومتقی جو شریعتِ مطہرہ کا پابند ہو ولی ہوتا ہے۔

⊙ کرامت کیا ہے؟

❀ خرق عادت کام جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو، یہ درحقیقت ولی کے لیے بشارت ہوتی ہے، جو اس کے ایمان کو بڑھاتی ہے، کرامت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے کی تکریم ہے، یا اپنے دین کی نصرتِ عزیزہ ہے، اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت واضح ہوتی ہے، اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک کراماتِ اولیا حق ہیں۔

کرامت دو قسم کی ہوتی ہے،۱۔علوم ومکاشفات،۲۔قدرت وتاثیر

علوم و مکاشفات میں ولی کو وہ علم حاصل ہوجاتا ہے، جو دوسروں کو نہیں ہوتا،بعض غیبی امور ولی پر منکشف ہوجاتے ہیں، جو دوسروں پر نہیں ہوتے،اسے وہ قدرت وتاثیر حاصل ہوجاتی ہے جو کسی دوسرے کو نہیں ہوتی، ہر زمانے میں مومنوں سے کرامات ظاہر ہوتی رہی ہیں،قرآن مجید میں اصحاب کہف اور سیدہ مریم کی کرامات کا ذکر ہے، کتب حدیث ان سے لبریز ہیں،فرقہ معتزلہ ان کا منکر ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس سے ولی اور نبی، جادوگر اور ولی میں مشابہت ہوجاتی ہے،مشابہت والی بات تو نرا شبہہ اور غیر صحیح ہے کیونکہ نبی کریم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے،کوئی ولی خود کو نبی نہیں کہتا، جادو شیطانی عمل ہے، جادو کا توڑ ہوجاتا ہے، جب کہ کرامت میں ایسا نہیں

ہوتا۔

⊙ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا ہے؟

❀ مشروع اقوال وافعال کی دعوت دینا اور ممنوع اقوال وافعال سے روکنا۔

⊙ تقلید کی تعریف کیا ہے؟

❀ اصطلاحا: قرآن وحدیث کے خلاف اُمتی کی بات کو دین کا درجہ دینا۔

⊙ تقلید کا حکم؟

❀ اصطلاحی تقلید شرک، کفر اور حرام ہے، دین میں تقلید بری بدعت ہے، یہ انسان کو حق کا باغی بنا دیتی ہے۔

⊙ شیعہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

❀ اثنا عشریہ کافر ہیں، قرآن وحدیث اور نبوت ورسالت کے منکر ہیں، اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں اور صحابہ کرام کے گستاخ ہیں، ان کی چالیس یہودیانہ ہیں، امت مسلمہ کو کافر سمجھتے ہیں۔

⊙ الحاد کسے کہتے ہیں؟

❀ الحاد سے مراد حق سے انحراف ہے، صفات باری تعالیٰ میں تعطیل، تحریف، تکییف، تمثیل اور تشبیہ سب الحاد کی صورتیں ہیں۔

⊙ قادیانوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

❀ قادیانی کافر اور مرتد ہیں، نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے، ان کا کہنا ہے کہ ظلی اور بروزی نبی آ سکتا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا پیشوا اور نبی مانتے ہیں، لہٰذا ان کے ہر دو گروہ لاہوری اور قادیانی باتفاق علمائے اسلام کافر ہیں۔

⊙ اہلِ حدیث کی کیا تعریف ہے؟

❀ اہل حدیث وہ ہے، جو قرآن وحدیث کو ائمہ سلف کے فہم اور منہج کے مطابق سمجھے اور ان دونوں پر عمل کرے۔

⊙ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اہل حدیث نہیں کہلوانا چاہئے، یہ بات کہاں تک درست ہے؟

❀ خطا پر مبنی ہے، لفظ اہل حدیث ہماری شناخت و پہچان ہے، اس سے ہمارا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محدثین عظام اور ائمہ اسلام رحمہم اللہ سے تعلق قائم ہوتا ہے، لقب اہل حدیث حق پر قائم رہنے اور گمراہی سے بچنے کا واحد راستہ ہے، یہ اہلِ حق کے غلبے کا سبب ہے۔ لفظ اہل حدیث ذہنی آزادی کی اجازت نہیں دیتا، بلکہ فہم محدثین کا پابند رکھتا ہے اور من پسند تاویلات کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ اسی لئے بعض لوگ راہ حق سے انحراف کرنا چاہتے ہیں تو لفظ اہل حدیث ترک کر دیتے ہیں۔ فافہم

⊙ اہل حدیث کے کتنے دلائل ہیں؟

❀ اہل حدیث کے چار دلائل ہیں:

① قرآن ② حدیث ③ اجماع ④ فہم سلف اور اجتہاد

⊙ اجماع کے بارے میں اہل حدیث کا موقف؟

❀ اہل حدیث اجماع کو شریعت کی معصوم دلیل مانتے ہیں، اجماع پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے، قرآن وحدیث اور اجماعِ امت سے اس کی حجیت کا ثبوت ملتا ہے، اہل حدیث قرآن وسنت کے پیروکار ہیں اور اجماع کی پیروی درحقیقت قرآن وسنت کی پیروی ہے۔ سلف صالحین کا ایک بھی اجماع ایسا نہیں جسے اہل حدیث نہ مانتے ہوں،

یاد رہے کہ اجماع کے خلاف کوئی بات مسموع نہیں۔قرآن وسنت کے خلاف اجماع نہیں ہوسکتا۔

⊙ اسلام میں شہادت کا معیار کیا ہے؟

❀ شہادت اسلامی اعزاز ہے، شہید صرف اسے کہا جاسکتا ہے، جسے قرآن وسنت کی نصوص اور امت کا اجماع شہید کہے، ہما شما کو شہید کہنا درست نہیں۔ ہمارے ہاں اسے مذاق سمجھ لیا گیا ہے، اگر کوئی ملحد اور بے دین بھی مر جائے تو شہید کا لقب پا لیتا ہے، اس معاملہ میں شریعت کی حدود وقیود کا خیال تک نہیں رکھا جاتا۔ یہ شہادت جیسے عظیم منصب کا مذاق ہے۔ فافہم

⊙ جنات غیب جانتے ہیں؟

❀ نہیں جانتے، غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔

⊙ جو علم غیب کا دعویٰ کرنے والے کی تصدیق کرے، اس کا حکم کیا ہے؟

❀ کافر ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تکذیب کا مرتکب ہوا ہے۔

⊙ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی کریم ﷺ نور ہیں، بشر نہیں، آپ عالم الغیب ہیں، آپ سے مدد طلب کی جاسکتی ہے، آپ نفع و نقصان کے مالک ہیں، نیز آپ حاضر وناظر ہیں؟

❀ جائز نہیں۔

⊙ فوت شدگان کو ''مرحوم'' کہنا یا لکھنا کیسا ہے؟

❀ حرج نہیں، یہ بہ طور خبر نہیں، بلکہ بہ طور دعا لکھا جاتا ہے۔

⊙ فرشتوں کے جسم ہیں؟

❀ جی! فرشتوں کے جسم ہیں، صرف ارواح نہیں، قرآن کریم میں ان کے پروں کا تذکرہ ہے، ان کے دل بھی ہیں، وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں، نیز عقل بھی رکھتے ہیں، البتہ وہ کھاتے نہیں، ان کا کھانا پینا اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے، فرشتوں کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ صرف ارواح ہیں، جسم نہیں، درحقیقت فرشتوں کے وجود کا انکار ہے۔ یہ عقیدہ باطل ہے۔

⊙ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

❀ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں، بغیر باپ کے پیدا ہوئے، آپ روح اللہ ہیں، روح کی نسبت اللہ تعالیٰ نے شرف وتکریم کے طور پر اپنی طرف کی ہے، آپ کلمۃ اللہ ہیں، الٰہ ومعبود نہیں، آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، مسلمانوں کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے، قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے، اللہ تعالیٰ کا دین غالب کریں گے، جہاد کریں گے، دجال اور اس کے لشکر کو قتل کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کریں گے، یہودیوں کو قتل کریں گے، جو بچ جائیں گے، وہ ایمان لے آئیں گے، کفار کا دعوی ہے کہ آپ کو قتل کر دیا گیا تھا، قرآن کریم اس دعوی کا رد کرتا ہے۔ نہ آپ کو قتل کیا گیا، نہ ہی سولی پر چڑھایا گیا، جب آپ فوت ہوں گے تو مسلمان آپ کا جنازہ پڑھیں گے۔

⊙ تصویر کا کیا حکم ہے؟

تصویر حرام ہے، دنیا میں سب سے بڑا فتنہ تصویر کا ہے، اس نے انسانوں کے دل ونگاہ میلے کر دیئے ہیں۔ تصاویر آویزاں کرنا حرام، ناجائز اور کافر قوموں کا

وطیرہ ہے، تصویر شرک، غلو، بے حیائی، فحاشی اور عریانی کا بنیادی سبب ہے۔ نبی کریم ﷺ تصویر مٹانے آئے تھے، لیکن افسوس! آج ہم تصاویر مٹانا تو درکنار، انہیں برا بھی جانتے، بلکہ شوق سے تصاویر بنواتے ہیں، جس گھر میں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، یہ قیمتی مال کا ضیاع ہے، اس سے بے پردگی کو فروغ ملتا ہے، تصویر کو حتی الامکان مٹانے کی کوشش کریں، اس کے فتنہ میں مبتلا لوگوں کو حتی المقدور اس سے بچانے کی جہد کریں، یاد رہے کہ تصویر ہاتھوں سے بنائی جائے یا آلہ کی مدد سے، اسے تصویر ہی کہا جائے گا۔ بعض تصویریں مستثنیٰ ہیں، مثلاً: بچوں کے کھلونے وغیرہ، اگر تصویر کا سر کاٹ دیا جائے تو وہ تصویر کے حکم میں نہیں رہتی۔

⊙ شیعہ کے امام غائب کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

❀ صحیح احادیث اور ائمہ مسلمین کے متفقہ عقیدہ کے خلاف امامی شیعوں کا کہنا کہ مہدی کا نام محمد بن حسن عسکری ہے، جس کی ولادت ۲۵۵ھ میں ہوئی، ۲۶۰ھ میں وہ غائب ہو گئے، قیامت کے قریب مہدی منتظر آئے گا، حالانکہ مہدی منتظر کو نہ کسی نے دیکھا ہے، نہ اس کی کسی نے کوئی خبر سنی ہے، جب کہ شیعوں نے اسے امام زمان بنا رکھا ہے۔ ایک خیالی شخصیت کو مہدی قرار دینا اہل بیت رسول ﷺ کی صریح توہین ہے۔

⊙ امام مہدی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

❀ متواتر احادیث کی روشنی میں اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ ہو گا، وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، قربِ قیامت ان کا ظہور ہو گا، وہ پوری دنیا میں عدل و انصاف کے پھریرے لہرائیں گے،

ائمہ دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے بارے میں مروی احادیث متواتر صحیح اور قابلِ حجت ہیں۔

⦿ بعض لوگوں کا نظریہ ہے کہ امام مہدی در اصل سیدنا عیسیٰ ابن مریم ہی ہیں، کہاں تک درست ہے؟

(جواب) بالکل درست نہیں، کیونکہ صحیح احادیث اس بارے میں تواتر کے درجہ تک پہنچ گئی ہیں کہ مہدی رسول اللہ کے خاندان سے ہوں گے، لہٰذا امام مہدی سیدنا عیسیٰ قرار دینا درست نہیں، بعض لوگ اس ضمن میں ایک ضعیف روایت کا سہارا بھی لیتے ہیں۔

⦿ شفاعت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

(جواب) اہل سنت والجماعت کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ شفاعت برحق ہے، قرآن مجید نے کئی شفاعتوں کا اثبات کیا ہے، اس بارے میں احادیثِ متواترہ بیان ہوئی ہیں، خارجی، معتزلہ، مرجئہ اور شیعہ روزِ محشر شفاعت کے منکر ہیں، خوارج کہتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ابدی جہنمی ہے، شفاعت سے اُسے خلاصی نہیں مل سکتی، یاد رہے کہ جو شفاعت کا منکر ہے، وہ گمراہ ہے، نصوصِ شرعیہ اور اجماعِ اُمت کا سخت مخالف ہے، ہمارے نبی کریم اول شافع (شفاعت کرنے والے) اور مشفع (جن کی شفاعت قبول ہوگی) ہیں، آپ کے متعلق چھ طرح کی شفاعت ہوگی:

۱۔ شفاعتِ کبریٰ: یہ وہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرما رکھا ہے کہ جب لوگ قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے، محشر برپا ہو جائے گا، لوگ حساب و کتاب کے لیے بے تاب ہوں گے، اس شدت کے عالم میں لوگ انبیائے کرام کے پاس شفاعت کی غرض سے جائیں گے، وہ

معذرت کرلیں گے، بالآخر نبی کریم کے پاس جائیں گے، آپ دربارِ الٰہی میں سربسجود ہو جائیں گے اور اللہ رب العزت کی تحمید و ستائش بیان کریں گے، آپ کو شفاعت کا اذن عطا ہو جائے گا، آپ کی شفاعت کی وجہ سے لوگوں کو غم و کرب اور مصیبت و تکلیف سے نجات مل جائے گی، یہ شفاعت نبی کریم کی ذات مقدسہ کے ساتھ خاص ہے۔

۲۔ بعض لوگ جہنم کی طرف روانہ ہوں گے، آپ کی شفاعت سے واپس بلا لیے جائیں گے۔

۳۔ ایک گروہ جہنم کے دروازے تک پہنچ جائے گا، اُسے آپ کی شفاعت سے جہنم کی آزادی کا پروانہ مل جائے گا۔

۴۔ بعض لوگ جہنم رسید ہو جائیں گے، آپ کی سفارش سے انہیں نکالا جائے گا۔

۵۔ اہل جنت پل صراط پار کر کے جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے تو جنت کا دروازہ بند ہوگا، آپ کی شفاعت سے جنتی دروازہ کھولا جائے گا، اسی طرح بعض اہل جنت کے درجات کی بلندی کی سفارش کریں گے۔

۶۔ نبی کریم پر احسانات کی بدولت آپ کی سفارش سے آپ کے چچا ابو طالب کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی، انہیں آگ کا جوتا پہنایا جائے گا، جس سے ان کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا، اہل جہنم میں سے سب سے کم درجے کا عذاب آپ کے چچا ابو طالب کو ہوگا۔

دیگر کفار کے حق میں سفارش نہیں ہوگی، شفاعت وہ کرے گا، جسے اللہ رب

العزت اجازت دیں گے، جس کے لیے اجازت ہو گی، اسی کے لیے شفاعت ہو گی، انبیائے کرام، مقرب فرشتے، مومنین اور صالحین کی شفاعت برحق ہے۔ شفاعت دراصل شافع اور مشفوع کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز واکرام ہے، یہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی کمال سلطنت و بادشاہت پر دلیل ہے، جس دن کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی بات نہیں کر پائے گا، اللہ تعالیٰ شفاعت کا اذن دیں گے تو شفاعت کر سکے گا۔ بعض حضرات بزرگوں کی قبروں پر جا کر دعائیں کرتے ہیں، اس لیے ان سے استغاثہ اور استمداد واستعانت کرتے ہیں کہ وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے سفارشی ہوں گے، قرآن کریم نے ان کے اس نظریہ کی تردید کر دی ہے کہ وہ تو روزِ قیامت ان کے دشمن ہوں گے، ان سے براءت کا اعلان کر دیں گے، قرآن میں شفاعت کی دو قسمیں بیان ہوئی ہیں، جن میں سے ایک کی مشرکین اور کفار کے حق میں نفی کر دی گئی ہے اور دوسری کا مومنوں اور اہل اخلاص کے حق اثبات کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم گنہ گاروں کو اپنے پیغمبر کی شفاعت سے مشرف فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

⊙ حوض کے بارے کیا کہتے ہیں؟

❀ اہل سنت والجماعت اس عقیدہ پر متفق ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا حوض حق ہے، صحیح اور متواتر احادیث میں اس کا ثبوت موجود ہے، خارجی اور بعض معتزلہ اس کے منکر ہیں، جہاں لوگ حساب و کتاب کے لیے کھڑے ہوں، وہیں ساقی کوثر ﷺ کا حوض ہوگا، یہ آپ کا خاصہ ہے، کسی اور نبی کا حوض نہیں ہوگا، اس کے متعلق مروی روایت ضعیف ہے، دراصل یہ جنت کا پانی ہوگا، جس سے مومنوں کی میزبانی ہوگی،

اس کی مسافت ایک مہینے کی ہوگی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کی بُو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگی، اس کے آب خورے سونے اور چاندی کے ہوں گے، جن کی گنتی آسمان کے ستاروں کے مانند ہوگی، جو اُس سے پی لے گا، اُسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اللہ تعالیٰ جنت میں بھی نبی کریم کو حوض عطا فرمائیں گے، جس کا نام ''الکوثر'' ہوگا، اس کے اوصاف بھی یہی ہوں گے، حوض سے صرف مومنین پئیں گے، جبکہ بدعتی اور ظالم اس کی طرف لپکیں گے تو انہیں روک دیا جائے گا، جو بھی اس کا منکر ہوگا، وہ اس سے محروم ہوگا، ان شاء اللہ!

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے نبی کریم کے مبارک ہاتھ سے حوض کا جام پلائے، آمین یارب العالمین!

⊙ پل صراط کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

(جواب) یہ پل جہنم کے اوپر واقع ہوگا، جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، اس کے متعلق مروی صحیح احادیث پر ایمان لانا واجب ہے، حشر اور حساب و کتاب کے بعد ہر ایک کو اس سے گزرنا ہوگا، ہر ایک اپنے مقام و مرتبہ اور اعمال کے بل بوتے پر گزرے گا، بعض آنکھ جھپکتے گزر جائیں گے، بعض بجلی کی مانند، بعض ہوا کی طرح، بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح، بعض اونٹ سوار کی طرح، کوئی دوڑتا ہوا، کوئی چلتا ہوا اور کوئی گھٹنوں کے بل اُسے پار کرے گا، کئی پھسل کر جہنم میں گر جائیں گے، پل صراط کو پار کرنے کے بعد رُکنا ہوگا، جنت اور جہنم کے درمیان قصاص لیا جائے گا، جس کسی نے ظلم و زیادتی کی ہوگی، اسے بدلہ دیا جائے گا۔

⊙ روزِ قیامت جنت اور جہنم کے فیصلے سے پہلے کے احوال بتا دیں؟

(جواب) قبروں سے اُٹھائے جانے کے بعد حشر ہوگا، سبھی لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہوں گے، ختنہ نہیں ہوا ہوگا، سورج ایک دو میل کے فاصلے پر ہوگا، لوگ اپنے اپنے اعمال کی بنیاد پر پسینے میں شرابور ہوں گے، کسی کا پسینہ ٹخنوں تک اور کوئی اپنے ہی پسینے میں ڈوب رہا ہوگا، بعض خوش نصیب عرش الٰہی کا سایہ پائیں گے، ترازو لگے گا، اعمال تولے جائیں گے۔ اعمال بھاری ہوئے تو فلاح اور ہلکے ہوئے تو خسارہ ہوگا۔ اعمال کے دفاتر اور صحیفے سب کے سامنے ہوں گے۔ مومنوں کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں اور فاسقوں کا بائیں ہاتھ میں ہوگا۔ بعض بدنصیبوں کو پیٹھ کے پیچھے سے نامہ اعمال ملے گا، مومن اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''مَیں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کی، آج تجھے معاف کیے دیتا ہوں۔'' (صحیح البخاری: 2441، صحیح مسلم: 2768) کافر ساری کائنات کے سامنے رسوا ہوں گے، حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز اور حقوق العباد میں سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا، بعض خوش نصیب بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے، حوض ہوگا، وہاں مومنوں کو پانی پلایا جائے گا، پل صراط ہوگا، پل صراط جہنم کے اوپر واقع ہے، ہر ایک کو اس سے گزرنا ہوگا، اس کے بعد ظلم و زیادتی کا بدلہ دیا جائے گا، شفاعت کا اذن بھی ملے گا، وغیرہ۔

⊙ علاماتِ قیامت کیا ہیں؟

(جواب) قیامت دو طرح ہوگی، قیامت صغریٰ اور قیامت کبریٰ۔

ہر ایک کی نشانیاں ہیں، قیامت کبری کی چند علامات یہ ہیں:

ا۔ امام مہدی کا ظہور

۲۔ کانے دجال کا ظہور

۳۔ نزولِ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

۴۔ دابۃ الارض کا نکلنا

۵۔ یاجوج وماجوج کا خروج

۶۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

۷۔ چاند کا پھٹ جانا

۸۔ دھواں چھا جانا

۹۔ بعض لوگوں کا زمین میں دھنس جانا

۱۰۔ یمن سے آگ نکلے گی جو تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کر دے گی۔

یہ قیامتِ کبریٰ کی نشانیاں ہوئیں، اب قیامت صغریٰ کی علامات جو بڑے بڑے فتنوں کی شکل میں نمودار ہوں گی، ملاحظہ ہوں:

۱۔ علم اٹھ جائے گا، جہالت چھا جائے گی۔

۲۔ بکریوں کے چرواہے پرشکوہ محلات میں ہوں گے۔

۳۔ تیس بڑے دجال اور جھوٹے نبوت کے دعوے دار پیدا ہوں گے، ان میں ایک مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

۴۔ بعض انسانوں کی شکلیں مسخ ہو جائیں گے۔

۵۔ بعض زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔

۶۔ درندے اور جمادات انسانوں سے باتیں کریں گے۔

۷۔ انسان سے اس کا جوتا اور کوڑا ہم کلام ہوگا۔

۸۔ انسان کی ران بول بول اس کے گھر والوں کے حالات بتائے گی۔

۹۔ حجاز سے آگ نکلے گی، یہ نشانی 654ھ میں ظاہر ہو چکی ہے۔

(شرح صحیح مسلم للنووی:208/18،النهاية في الفتن والملاحم لابن كثير:27.26/1)

۱۰۔ بے حیائی عام ہوگی، فحش گوئی رواج پا جائے گی، رشتے ناطے کٹ جائیں گے، پڑوسی برے ہوں گے، خائن لوگوں کو امانتیں سونپی جائیں گی، امین خائن بن جائیں گے۔

قیامت کی ہر ایک نشانی جو ظاہر ہو چکی ہے اور جو ظاہر ہونے والی ہے، خواہ وہ ہماری سمجھ سے بالاتر کیوں نہ ہو، اس پر ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا واجب ہے۔

⊙ دابۃ الارض سے کیا مراد ہے؟

❀ دابۃ (جانور) سے مراد وہی ہے جو لغت عرب میں واضح اور معروف معنیٰ ہے، اس میں کسی قسم کی تاویل کی ضرورت نہیں، قرآن و حدیث میں اس کا ذکر اور ثبوت ملتا ہے، یہ قیامت کبریٰ کی نشانی ہے، یہ کس سر زمین سے نمودار ہوگا، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، البتہ آخری زمانہ میں جب زمین فساد سے بھر جائے گی، لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام و اوامر کے تارک بن جائیں گے، دینِ حق تبدیل ہو جائے گا تو اس وقت زمین سے ایک جانور نمودار ہوگا، جو لوگوں سے باتیں کرے گا اور انسانوں پر ایمان اور کفر کا نشان لگائے گا۔

⊙ نزول باری تعالیٰ کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کیا ہے؟

(جواب) اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا

پر اُترتے ہیں، یہ اترنا حقیقی ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت برحق ہے، یہ عقیدہ احادیث صحیحہ و متواترہ اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے، ائمہ محدثین کی تصریحات اس پر شاہد ہیں، جہم بن صفوان (128ھ) اور اس کی ذریت محدثین کی مخالفت میں نزول باری تعالیٰ کی احادیث کی تاویل کرتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ نزول سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت بھیجتا ہے یا حکم نازل کرتا ہے، یا فرشتہ بھیجتا ہے یا نزول اجلال کرتا ہے وغیرہ۔

یہ تاویل قرآن، احادیث متواترہ، اجماع اُمت اور ائمہ محدثین کی متفقہ تصریحات کے خلاف ہے، اس لیے یہ باطل ہے۔

⊙ اللہ تعالیٰ جب نزول فرماتے ہیں تو کیا عرش خالی ہو جاتا ہے؟

❀ یہ سوال بدعت ہے، نزول کی کیفیت کا علم اللہ کے پاس ہے، شریعت اس بارے میں خاموش ہے، ہم بھی خاموش رہیں گے، صحابہ اور محدثین اس پر سکوت کرتے ہیں، نزول باری تعالیٰ صفات باری تعالیٰ میں سے ایک صفت فعلیہ ہے اور یہ نزول حقیقی ہے، جیسا اللہ رب العزت کے شایانِ شان ہے۔